کراماتِ اَولیا کا ثُبوت

02-November-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

2 نومبر، 2023ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

کراماتِ اَوْلیا کا ثُبُوت

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿.... کرامت معجزے کا فیضان ہے
- ✿.... حدیثِ قُدسی سے کرامات کا ثبوت
- ✿.... قرآنِ کریم میں کرامات کا ذِکْر
- ✿.... خاتُونِ جنّت رَضِیَ اللہ عنہا کی ایک کرامت
- ✿.... احادیث میں کرامات کا بیان

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback: +92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

ایک بار حضرت شیخ محمد بن سلیمان جَزولی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ وضو کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو وہاں کنواں تو تھا مگر پانی نکالنے کے لئے کوئی چیز (ڈول اور رسی) نہ تھی۔ آپ اِسی فکر میں تھے کہ اس کنویں سے پانی کس طرح حاصل کیا جائے (تاکہ وضو کرکے بروقت نماز ادا کی جاسکے)۔ اچانک ایک مکان کے اوپر سے ایک بچی نے جھانکا اور پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: محمد بن سلیمان جَزولی (رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ)۔ بچی نے حیرت سے کہا: اچھا! آپ ہی ہیں جن کی شُہرت (**Popularity**) کے ڈنکے بج رہے ہیں اور حال یہ ہے کہ کنویں سے پانی نہیں نکال پا رہے! یہ کہہ کر اس بچی نے کنویں میں تھوک دیا۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** کمال ہو گیا! اس ننھی بچی کے تھوکتے ہی آناً فاناً (ہاتھوں ہاتھ) پانی اوپر آگیا اور کنویں سے چھلکنے لگا۔ حضرت شیخ محمد بن سلیمان جَزولی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وضو سے فراغت کے بعد اُس باکمال بچی سے فرمایا: میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں تم نے یہ کمال کس طرح حاصِل کیا؟ کہنے لگی: میں رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتی ہوں۔ تو شیخ سلیمان جزولی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قسم کھائی کہ میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھنے کے موضوع

(*Topic*) پر کتاب (*Book*) لکھوں گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا کہ نبیِ رحمت ، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت پر بکثرت درود شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے والی بچی کو اللہ پاک نے کیسی شاندار کرامت عطا فرمائی کہ اس کے تھوک سے کنویں کا پانی کناروں سے چھلکنے لگا، کاش اس باکمال بچی کے صدقے میں ہمیں اور ہمارے بچے اور بچیوں کو بھی کثرتِ دُرُود کی سعادت حَاصِل ہوتی رہے۔

الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائی اپنے ساتھ تسبیح رکھتے ہیں اور مکی مدنی سرکار، محبوبِ ربِ غفار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پُر انوار پر کثرت سے درود وسلام پیش کرتے رہتے ہیں۔ بالخصوص دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ اور مَدارَسُ الْمَدِینہ بوائز اینڈ گرلز کے بعض طلبا و طالبات روزانہ بلا ناغہ کئی کئی ہزار بار درود شریف پڑھنے کی سعادت پاتے ہیں۔

ذِکر و درود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے | میری فضول گوئی کی عادت نکال دو[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیّات اَعْمَال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان

---

1 ... سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیماورد من لطائف... الخ، اللطیفۃ الخامسۃ عشرۃ بعد المائۃ، صفحہ:158۔

2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:305۔

3 ... بخاری، کتاب بدءُالوَحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعا سے تقدیر بدل دی

ہمارے پیر حُضُور غوثِ اعظم شیخ عَبْدُ الْقَادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دور مُبارَک میں ابو مظفر نامی ایک تاجِر تھا۔ ایک مرتبہ یہ شیخ حمّاد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا اور عرض کی: حُضُور! میں تجارت کے لئے ملکِ شام جارہا ہوں۔ آپ سے دُعا کی درخواست ہے۔ وَلی تو آخِر وَلی ہوتے ہیں، ان کی نگاہیں لَوحِ محفوظ کو بھی دیکھ لیتی ہیں۔ چنانچہ شیخ حمّاد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کا تقدیر کا حال جان کر، غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: آپ اپنا سفر ملتوی کر دیجئے! اگر گئے تو ڈاکو سارا مال بھی لوٹ لیں گے اور آپ کو قتل بھی کر ڈالیں گے۔

تاجِر یہ بات سُن کر بڑا گھبرایا، اسی پریشانی کے عالَم میں واپس آرہا تھا کہ راستے میں حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مِل گئے۔ پوچھا: کیوں پریشان ہیں؟ تاجِر ابو مظفر نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پریشان نہ ہوں، شوق سے ملکِ شام کا سفر کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! سب بہتر ہو جائے گا۔ تاجِر ابو مظفر نے آپ کی بات مان لی اور قافلے کے ساتھ ملکِ شام روانہ ہوگیا، اسے کاروبار میں بہت نفع ہوا، اس سفر کے دوران تاجِر ابو مظفر نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا، کیا دیکھتا ہے کہ ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر کے سارا مال لُوٹ لیا ہے اور اسے بھی قتل کر ڈالا ہے۔ خوف کے مارے اس کی آنکھ کھل گئی،

گھبرا کر اُٹھا تو وہاں کوئی ڈاکو وغیرہ نہیں تھا۔

چنانچہ یہ کافی سارا منافع کما کر خوشی خوشی بغداد پہنچا۔ اب سوچنے لگا کہ پہلے غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ سے مِلوں یا شیخ حمّاد رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ سے! اِتّفاقاً راستے میں ہی شیخ حمّاد رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ مل گئے۔ آپ نے تاجر کو دیکھتے ہی فرمایا: پہلے جا کر غوثِ اعظم رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ سے ملو کہ وہ محبوبِ رَبّانی ہیں، انہوں نے تمہارے حق میں 17 بار دُعا مانگی تھی، تب کہیں جا کر تمہاری تقدیر بدلی، غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی دُعا کی بَرَکت سے اللہ پاک نے تمہارے ساتھ ہونے والے واقعے کو بیداری سے خواب میں منتقل کر دیا۔[1]

کِھلا میرے دِل کی کلی غوثِ اعظم | مِٹا قلب کی بے کلی غوثِ اعظم
نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا | خبر جس کی تم نے نہ لی غوثِ اعظم
صدا گر یہاں میں نہ دُوں تو کہاں دُوں | کوئی اور بھی ہے گلی غوثِ اعظم
جو قسمت ہو میری بُری اچھی کر دے | جو عادَت ہو بد کر بھلی غوثِ اعظم[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کرامت حق ہے

اے عاشقانِ رسول! اَولیائے کرام رَحمۃُ اللهِ علیہم کی شان بہت بلند ہے، یہ نیک بندے اللہ پاک کے بڑے محبوب اور پیارے ہوتے ہیں، رَبِّ کائنات ان کو بڑے بڑے انعامات سے نوازتا ہے، انہی میں سے ایک انعام کرامت بھی ہے۔ کرامت یقیناً حق ہے، زمانۂ نبوت سے لے کر آج تک کبھی بھی اس مسئلے میں اَہلِ حق کے درمیان اختلاف (***Disagreement***)

1 ...بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا...الخ، صفحہ: 64 خلاصۃً۔
2 ...سامانِ بخشش، صفحہ: 119-120 ملتقطًا۔

نہیں ہوا، سبھی کا مُتَّفَقَہ عقیدہ ہے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اور اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں اللہ والوں سے کرامات ظاہِر ہوتی رہی ہیں اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! قیامت تک اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم تشریف لاتے رہیں گے اور ان سے کرامات بھی ظاہِر ہوتی رہیں گی۔

کرامت کسے کہتے ہیں؟

کرامت کا مطلب ہے: وَلِیُّ اللہ سے ظاہِر ہونے والا ایسا کام جو عادۃً مُحال ہو یعنی ظاہِری اَسْباب کے ذریعے اس کا ظاہِر ہونا ممکن نہ ہو۔ جیسے: مُردَے کو زِندہ کر دینا، یہ عادۃً ممکن (*Possible*) نہیں ہے، اگر کوئی وَلِیُّ اللہ اللہ پاک کی عطا سے مُردَے کو زِندہ کر دیں تو اسے **کرامت** کہیں گے، ایسے ہی صِرف ہاتھ لگا کر، آنکھ سے دیکھ کر لاعِلاج مریض (*Incurable Patient*) کو شِفا دے دینا، کسی آلے (مثلاً موبائل وغیرہ) کے بغیر دُور سے سُن لینا، دِل کی بات جان لینا، مدد کو پہنچ جانا، سینکڑوں کلومیٹر کا سَفَر سُواری کے بغیر ہی منٹوں میں طے کر لینا وغیرہ، ایسے کام اگر وَلِیُّ اللہ سے ظاہِر ہوں تو اسے **کرامت** کہتے ہیں، ایسے ہی کام اگر اللہ پاک کے سچّے نبیوں سے ظاہِر ہوں تو انہیں **معجزہ** (*Miracle*) کہتے ہیں[1] جبکہ کسی عام مؤمن سے ایسا کام ظاہِر ہو جائے تو اسے **مَعُوْنَت** کہا جاتا ہے۔[2]

کرامت معجزے کا فیضان ہے

علّامہ یُوسُف بن اسماعیل نَبْہَانِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: وَلِی کی کرامت اَصْل میں نبی

---

1 ...شرح العقائد النسفیہ، صفحہ: 313-314 مفصلاً۔

2 ...النبراس، صفحہ: 430۔

کا معجزہ ہوتی ہے (کیونکہ وَلی سے کرامت ظاہِر ہونا نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے سچّا ہونے کی دلیل ہے کہ جس نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے پیروکار کی یہ شان ہے، خُود اس نبی کی شان و عظمت کا عالَم کیا ہوگا)۔ مزید لکھتے ہیں: جب بندہ اپنے نفس کو، اپنی نفسانی خواہشات کو مٹا کر ہر طرح سے اللہ پاک کی رِضَا میں راضِی ہو جاتا ہے، وہی کام کرتا ہے، جس میں اللہ پاک کی رِضَا ہو، جن کاموں سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے، ان سے مُنہ موڑ لیتا ہے، غرض کہ اپنے آپ کو اللہ پاک کی مرضِی میں فَنا کر دیتا ہے تو اللہ پاک بھی اپنی رحمت سے، اپنے فضل سے اُس بندے کی مرضِی کو پُورا فرماتا ہے۔ (1)

صحابیٔ رَسُول کی کرامت

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ مشہور صحابیٔ رسول ہیں۔ ایک روز آپ مدائن شہر سے نکلے، آپ کا ایک مہمان(**Guest**) بھی آپ کے ساتھ تھا،(راستے میں ایک جگہ جنگل سے گزر ہوا)، ہرن جنگل میں چل رہے تھے اور پرندے ہوا میں اُڑ رہے تھے، حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ نے چاہا کہ مہمان کی مہمان نوازی (**Hospitality**) کی جائے۔ چنانچہ آپ نے ہرن اور پرندوں کو پُکار کر فرمایا: اے ہرنیو! اے پرندو! تم میں سے ایک پرندہ اور ایک ہرن میرے پاس آجائے، میں نے اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرنی ہے۔

قربان جایئے! صحابیٔ رسول حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ کی آواز سُنی تو ایک ہرن اور ایک پرندہ گردن جھکائے ادب سے حاضِرِ خِدْمت ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر وہ شخص بڑا حیران ہوا اَور تعجب کی وجہ سے اس کی زبان سے بے ساختہ نکلا: سُبْحٰنَ اللہ! حضرت

(1)... جامع کرامات الاولیاء، المطلب الاول فی اثبات کرامات الاولیاء... الخ، جلد:1، صفحہ:13 ملتقطًا۔

سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں حیرانی ہو رہی ہے؟ کیا تم نے کوئی ایسا بندہ دیکھا ہے کہ جو اپنے رَبّ کی اِطاعت کرتا ہو مگر یہ چیزیں (جو انسان کی خِدْمت کے لئے ہی بنی ہیں یہ) اس کی اطاعت نہ کریں۔[1]

اللہ! اللہ! معلوم ہوا؛ کرامت اللہ پاک کا ایک فضل ہے جو اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

حدیثِ قُدسی سے کرامات کا ثبوت

بخاری شریف میں ایک **حدیثِ قدسی** ہے۔ **حدیثِ قُدْسی** اس حدیث شریف کو کہتے ہیں؛ جس میں فرمان اللہ پاک کا ہوتا ہے اور زبان مصطفےٰ جانِ رَحْمَت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہوتی ہے، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ عام احادیث میں کلام پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ہوتا ہے اور صحابہ راوِی (یعنی سُن کر آگے بتانے والے) ہوتے ہیں جبکہ حدیثِ قدسی میں کلام ربِّ کریم کا ہوتا ہے اور رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم راوِی ہوتے ہیں۔ آیئے! بخاری شریف کی حدیثِ قدسی سُنتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی (***Enmity***) رکھی، میں اسے اِعْلانِ جنگ دیتا ہوں۔ بندہ جن ذرائع سے میرا قُرب حاصِل کرتا ہے، اُن میں میرا سب سے پسندیدہ ذریعہ فرائض (مثلاً نَماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ) ہیں اور میرا بندہ نوافِل کے ذریعے میرا قُرب حاصِل کرتا رہتا ہے، کرتا رہتا ہے، یہاں تک

---

1 ...جامع کرامات الاولیاء، ہذا کرامات اربعۃ و خمسین ولیا...الخ، جلد: 1، صفحہ: 116۔

کہ میں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں، پھر جب میں اس سے محبّت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں، اگر وہ میری پناہ لیتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ (1)

الحاج مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: (مطلب یہ ہے کہ جب بندہ اللہ پاک کا قُرب حاصل کرتے کرتے، اس کا محبوب ہو جاتا ہے تو اب) بندہ فَنَافِی اللہ ہو جاتا ہے، جس سے خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقتیں اس کے اَعضا میں کام کرتی ہیں اور وہ ایسے کام کر لیتا ہے جنہیں عقل سمجھ نہیں پاتی۔ (2)

حدیثِ پاک کی ایک مثال سے وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! اَولیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم کے مُبارَک اعضا میں رَبِّ قادِر و قَیُّوم کی دِی ہوئی خاص طاقت (**Special Power**) کیسے رکھ دی جاتی ہے، وہ کیسے کام کرتی ہے، یہ بات ایک مثال (**Example**) سے سمجھاتے ہوئے حضرت علّامہ عبد المصطفٰی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دیکھئے! لوہا (**Iron**) جلاتا نہیں ہے، بالکل ٹھنڈا ہوتا ہے، اس کا رنگ کالا ہوتا ہے لیکن چند منٹ کے لئے اگر لوہا آگ کی بھٹی میں رکھ دیا جائے تو آگ اس لوہے کو اپنی گرمی اور اپنا رنگ عطا کر دیتی ہے، لوہا آگ کی طرح سرخ اور گرم ہو جاتا ہے، اب اگرچہ لوہا وہی ہے مگر اس کے کام بدل گئے، پہلے یہ ٹھنڈا تھا، جلاتا نہیں تھا، اب

---

1 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، صفحہ: 1597، حدیث: 6502۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 3، صفحہ: 309۔

اس میں بھی تپش آگئی، یہ بھی جلانے لگے گا۔ مزید غور کیجئے! اب لوہا کام اگرچہ وہی کر رہا ہے، جو آگ کرتی ہے مگر کوئی بھی عقل مند یہ نہیں کہے گا کہ لوہا آگ بن گیا ہے یا آگ لوہا بن گئی ہے۔ یہ صِرْف سمجھانے کی ایک مثال ہے، اسی سے اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی شان سمجھ لیجئے کہ اَوْلیائے کرم رَحمۃُ اللہِ علیہم جب اللہ پاک کی کامِل فرمانبرداری کرتے ہیں، خُود کو اللہ پاک کی رضا میں فَنا کر دیتے ہیں، دِن رات اللہ پاک کی محبّت میں گزارتے ہیں تو اب اللہ پاک اپنے کرم و فضل سے ان اپنے محبوب بندوں کو اپنی قدرت و طاقت کا ایسا جلوہ عطا فرماتا ہے کہ ان بندوں کی قدرت وطاقت دیکھ کر خُدا کی قدرت یاد آجاتی ہے لیکن اس مقام میں بھی بندہ بندہ ہے اور اللہ اللہ ہے۔ (1)

یہی بات کسی فارسی شاعِر نے کہی:

خاصانِ خُدا خُدا نَبَاشُد | لیکن زِ خُدا جُدا نَبَاشُد

ترجمہ: یعنی اللہ والے خُدا نہیں ہوتے مگر یاد رکھو! یہ خُدا سے جُدا بھی نہیں ہوتے۔

اللہ پاک کی عطا میں کوئی روک نہیں ہے

حضرت علّامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: (یہیں سے ایک اور بات بھی سمجھ لیجئے!) جب آگ میں یہ قدرت ہے کہ وہ چند منٹوں میں لوہے کو اپنی گرمی اور اپنا رنگ عطا کر سکتی ہے تو کیا رَبِّ کائنات اپنے محبوب بندوں کو اپنی قُدْرت کا مظہر نہیں بنا سکتا...؟؟ بالکل بنا سکتا ہے، (2) اللہ پاک بڑی قُدْرتوں والا ہے، وہ بے نیاز ہے، اس کی

---

1 ...اعظمی کی تقریریں، نورانی تقریریں، صفحہ:144-145 بتغیر قلیل۔

2 ...اعظمی کی تقریریں، نورانی تقریریں، صفحہ:145 بتغیر قلیل۔

عطاؤں کا کوئی شُمار نہیں ہے، وہ خُود فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝۲۰ (پارہ:15، بنی اسرائیل:20)

تَرجَمہ کَنْزُالعِرفان: اور تمہارے رب کی عطا پر کوئی روک نہیں۔

معلوم ہوا اللہ پاک کی عطا میں کوئی رَوک نہیں، اللہ پاک جسے جتنا چاہے عطا فرمائے، جو چاہے عطا فرمائے۔ اگر اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کو بے پناہ طاقتیں اور کرامات عطا فرمائے تو کسی کی کیا مجال کہ اللہ پاک پر اعتراض کرے۔

اس لئے کرامت کا انکار کرنا اَصْل میں کرامت کا اِنْکار نہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا اور اس کی قُدْرت کا انکار ہے، یعنی جو بندہ ولیوں کی کرامات نہیں مانتا، وہ گویا یہ نظریہ رکھتا ہے کہ اللہ پاک اپنے بندوں کو کچھ عطا نہیں فرما سکتا۔ الامان والحفیظ! اللہ پاک ہمیں ایسی بے ادبی سے اور ایسے بُرے نظریے سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ بیشک کرامت حق ہے اور اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے بہت ساری کرامات کا ظُہور بھی ہوتا ہے۔

قرآنِ کریم میں کرامات کا ذِکْر

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی کئی کرامات ذِکْر کی گئی ہیں۔ مثال کے طَور پر ❁ اَصْحابِ کہف جو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے اُمّتی اور بلند رُتبہ ولی ہیں، ان کے مُتَعَلِّق قرآنِ کریم میں پُوری سُورت موجود ہے، جس میں بیان ہوا کہ یہ بلند رُتبہ حضرات 300 سال تک سوتے رہے، اس دوران نہ ان کے جسموں کو کوئی نقصان پہنچا، نہ انہیں کسی قسم کی تکلیف ہوئی، پھر 300 سال کے بعد یہ بالکل صحیح سلامت اُٹھ گئے، ان کے ساتھ ان کا کُتّا بھی تھا، وہ بھی غار (*Cave*) کے دروازے پر تھا، وہ بھی ان کے

ساتھ 300 سال سوتا رہا، اسے بھی کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ امام فخر الدین رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اتنا لمبا عرصہ سوتے رہنا، ان کے جسموں میں کوئی تبدیلی نہ ہونا، پھر صحیح سلامت جاگ جانا اَصحابِ کہف کی کرامت ہے۔**[1]

بے موسم کے پھل ملنا بھی کرامت ہے

اسی طرح قرآنِ کریم میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی والِدَہ محترمہ حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کی بھی کرامات کا ذِکْر ہے۔ آپ جب دُودھ پینے کی عمر میں تھی، آپ کے خالُو حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام آپ کی کفالت فرماتے تھے۔ مسجدِ اقصیٰ شریف میں ایک حجرہ تھا، حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام نے انہیں وہاں رکھا، حجرے کی چابی حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام کے پاس رہتی تھی، آپ کے عِلاوہ نہ کوئی اندر جاتا تھا، نہ کوئی باہَر نکلتا تھا، اس کے باوُجُود جب حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام حجرے میں جاتے تو وہاں بے موسمے پھل (**Non-Seasonal Fruits**) دیکھتے،[2] وہ پھل جو ان دِنوں مارکیٹ میں نہیں ملتے تھے، وہ پھل حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کے حجرے میں موجود ہوتے تھے، اب حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام نے حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا سے پوچھا: اے مریَم! یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آتے ہیں؟ حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا نے جو ایمان افروز جواب دیا، دِل کے کانوں سے سنیئے! آپ نے کہا:

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ (پارہ:3، آلِ عمران:37)	تَرجَمۂ کَنْزُالْعِرْفان: یہ اللہ کی طرف سے ہے، بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق عطا فرماتا ہے۔

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:15، الکہف، زیرِ آیات:16-17، جلد:7، صفحہ:443-444 خلاصۃً۔
2 ... حاشیۃ الصاوی علی تفسیرِ جلالین، پارہ:3، آلِ عمران، زیرِ آیت:37، جز:1، جلد:1، صفحہ:231۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا نِرالا اور ایمان افروز جواب ہے، یہاں دیکھئے کتنی کرامات کا ذِکْر ہے ❁ ننھی عمر میں حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کا گفتگو کرنا، یہ ایک کرامت ❁ اس عمر میں جب بچوں کو درست بولنا بھی نہیں آرہا ہوتا اس عمر میں حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کا اللہ پاک کو پہچانا، اس کی صِفَات کو جاننا کہ وہ رازِق بھی ہے، وہ خالِق بھی ہے، وہ عظیم قُدرتوں والا بھی ہے، وہ اپنے بندوں کو غیب سے بے موسمے پھل عطا فرما سکتا ہے، یہ سب کچھ جان لینا، یہ دوسری کرامت ❁ اور آپ کی عزّت و اِکْرام میں غیب سے بے موسمے پھل آجانا، یہ تیسری کرامت ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ ❁ وَلِیُّ اللہ کا بچپن میں نہ بولنے کی عمر میں بولنا، یہ بھی کرامت ہے، اس کا ذِکْر قرآن میں ہوا ❁ وَلِیُّ اللہ کا بچپن ہی میں اللہ پاک کی پہچان اور ایسا عِلْم جان لینا جو بڑے بڑوں کو بھی مشکل سے آتا ہو، یہ بھی کرامت ہے، اس کا ذِکْر بھی قرآنِ کریم میں ہے ❁ اور غیب سے رِزْق ملنا، یہ بھی کرامت ہے اور اس کا بھی ذِکْر قرآنِ کریم میں موجود ہے۔

غوثِ پاک کی بچپن شریف کی کرامات

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمد للہ! یہ 3 قسم کی کرامات اس اُمّت کے اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے بھی ظاہِر ہوتی ہیں۔ کتنے ایسے اَوْلیائے کرام ہیں جو بچپن ہی میں ایسی علمی باتیں کیا کرتے تھے کہ عقل حیران رہ جاتی تھی، دُور کیا جانا، ہمارے آقا غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بچپن شریف کی بھی کئی کرامات ہیں؛ ❁ آپ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئی تھے، آپ کی

---

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:3، آلِ عمران، زیرِ آیت:37، جلد:3، صفحہ:399 خلاصۃً۔

اَمّی جان کو چھینک آتی، وہ الحمد للہ کہتیں تو پیٹ سے آواز آتی: یَرْحَمُكِ الله۔[1]

سُبْحٰنَ الله! یہ ہے کرامت...!! اندازہ لگا لیجئے! آج کتنے ایسے لوگ ہیں جنہیں چھینک کا جواب دینا آتا ہے؟ بلکہ کتنے ایسے ہیں جنہیں معلوم ہے کہ چھینک کا جواب دینے کا بھی کوئی تَصَوُّر ہے، پھر عربی گرائمر (**Arabic Grammar**) میں غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی مہارت دیکھئے! جب مرد کو چھینک آئے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ الله کہتے ہیں اور جب عورت کو چھینک آئے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُكِ الله کہتے ہیں۔ سُبْحٰنَ الله! غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ ماں کے پیٹ ہی میں کیسی مہارت رکھتے تھے، کلام بھی کرتے اور عربی میں عربی گرائمر کا لحاظ رکھ کر بولا کرتے تھے۔

اسی طرح غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ اللہ علیہ ابھی 5 سال کی عمر (**Age**) میں تھے، جب آپ پہلی بار بِسْمِ الله شریف پڑھنے کی رسم کے لئے کسی بزرگ کے پاس بیٹھے تو آپ نے اَعُوْذُ بِالله اور بِسْمِ الله پڑھ کر سورۂ فاتحہ سے پڑھنا شروع کیا اور 18 سپارے پڑھ کر سُنا دیئے! وہ بزرگ فرمانے لگے: بیٹا اور پڑھیئے! فرمایا: بس مجھے اتنا ہی یاد ہے کیونکہ میری امی جان کو بھی اتنا ہی یاد تھا، جب میں اُن کے پیٹ میں تھا، اس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں سُن کر یاد کر لیا کرتا تھا۔[2]

سُبْحٰنَ الله! یہ ہے اَولیائے کرام کی شان...!! معلوم ہوا بہت سارے ولی وہ ہیں جو پیدائشی ولی ہوتے ہیں، اللہ پاک اُن کے سر پر وِلایَت کا تاج سجا کر ہی دُنیا میں بھیجتا ہے، لہٰذا اُن سے بچپن شریف میں بھی کرامات کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔

---

1 ...مُنّے کی لاش، صفحہ:3بتغیر قلیل۔
2 ...مُنّے کی لاش، صفحہ:4بتغیر قلیل۔

خاتُونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کی ایک کرامت

❁اسی طرح غیب سے کھانا ملنا، یہ بھی کرامت ہے اور یہ تو وہ کرامت ہے جو خُود سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہِری حیات میں بھی ظاہِر ہوئی، جی ہاں! سیدہ فاطمۃُ الزّہرارَضِیَ اللّٰہُ عنہا کے لئے غیب سے کھانا آنے کی حکایت سنیے!

برکت والا برتن

قحط (**Famine**) کے زمانہ میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بھوک محسوس کی تو شہزادیٔ رسول حضرتِ بی بی فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے (ایک برتن میں) ایک بوٹی اور 2 روٹیاں اِیثار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! اِدھر آؤ۔ حضرتِ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے جب اس برتَن کو کھولا تو آپ یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ برتن روٹیوں اور بوٹیوں سے بھرا ہوا تھا۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اَنّٰى لَكِ هٰذَا؟ یعنی یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے عرض کیا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی یہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

پھر حُضورِ اَقدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مولا علی، حضراتِ حسن و حسین اور دوسرے اہلِ بیت رضی اللّٰہ عنہم کو جمع فرما کر سب کے ساتھ کھانا تَناوُل فرمایا۔[1]

(1)... تفسیر رُوحُ البَیان، پارہ:3، آلِ عمران، زیر آیت:37، جلد2، صفحہ:31۔

سُوکھے تنے پر فورًا پھل لگ گئے

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ محترمہ حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کی ایک اور بھی کرامت قرآنِ کریم میں ذِکْر ہوئی ہے، چنانچہ پارہ:16، سورۂ مریَم میں یہ واقعہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی وِلادت (**Birth**) کا وقت قریب تھا، حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا اکیلی تھیں، آپ کو کچھ کھانے کی حاجت تھی، آپ کے قریب ہی ایک سُوکھا ہوا کھجور کا تنا تھا، اس پر پتے بھی نہیں تھے، خالی تنا ہی باقی تھا، حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کو حکم ہوا:

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ (پارہ:16، مریم:25)	تَرجمۂ کَنْزُالْعِرفان: اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ، وہ تم پر عمدہ تازہ کھجوریں گرائے گا۔

صحابیِٔ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عنہما فرماتے ہیں: وہ تنا بالکل خشک تھا جب حضرت مریَم رحمۃُ اللہِ علیہا نے اسے حرکت دی تو آپ نے تنے کے اُوپر دیکھا وہاں ٹہنیاں نکل آئی تھیں، پھر ان پر پھول لگے، پھول، کچی کھجوروں میں تبدیل ہوئے، ان پر رنگ آیا، چُھوَارے بنے، پھر پک گئیں اور تازہ رس دار کھجوریں بن کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہا کے سامنے گرنے لگیں، کوئی بھی ان میں سے پھٹتی نہیں تھی۔ یہ سب کچھ پلک جھپکنے کی دیر میں ہوا۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ اَوْلیائے کرام کا ہاتھ لگنے کی برکت سے خشک تنے ہرے ہو

1... تفسیرِ قرطبی، پارہ:16، مریم، زیرِ آیت:25، جز:11، جلد:6، صفحہ:17۔

جاتے ہیں، باغ کھلتے ہیں، پھل پُھول لگتے ہیں، ان کے ہاتھوں کی برکت سے خشک سالی ختم ہوتی ہے۔ یہ بھی کرامت ہے اور اس کا ذِکْر بھی کہاں ہوا؟ قرآنِ کریم میں۔

دُعائے غوثیہ کی برکات

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! اس اُمّت کے اَوْلیائے کرام سے بھی ایسی کرامات کا ظہور ہوا ہے۔ شیخ ابو مظفر اسماعیل بن علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے پاس 2 کھجور کے درخت تھے، جو بالکل خشک (**Dry**) تھے، 4 سال سے اِن پر پھل نہیں لگا تھا، میں اِنہیں کاٹنے کی سوچ رہا تھا، پھر یُوں ہوا؛ میری قسمت چمکی، حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ میرے باغ میں تشریف لائے، آپ نے ایک کھجور کی نیچے وُضُو فرمایا، دوسری کے نیچے 2 رکعت نَماز پڑھی، پھر مجھے دُعا دی: اللہ پاک تمہاری زمین، تمہارے دِرْہم، تمہارے پیمانے اور تمہارے مویشیوں میں بَرَکت دے۔

آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دُعا کی یہ برکت ہوئی کہ ❁ اس سال میری آمدنی (**Income**) پہلے سے کئی گنا زیادہ ہوئی ❁ میں ایک درہم خرچ کرتا تو کئی گُنا منافع (**Profit**) ملتا ❁ میں نے گندم کی 100 بوریاں جمع کیں، ان میں سے 50 صدقہ کر دیں، باقِی میں سے استعمال کرتا رہا، پھر گنتی کی تو وہ 100 کی 100 موجود تھیں ❁ اِسی طرح میرے مویشی اِتنے ہو گئے کہ اِن کی گنتی نہیں ہوتی تھی اور آپ کی دُعا کی یہ بَرَکت سالہا سال مجھے نصیب رہی۔[1]

فاصلے سمٹ جانا بھی کرامت ہے

اے عاشقانِ رسول! اَوْلیائے کرام کی وہ کرامات جن کا ذِکْر قرآنِ کریم میں آیا ہے،

1 … بَہْجَۃُ الْاَسْرَار، ذکر فصولِ من کلامہ مرصعا...الخ، صفحہ: 91 ملتقطاً۔

ان میں سے ایک کرامت حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کے صحابی حضرت آصَف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بھی ہے۔ پارہ:19، سورۂ نمل میں یہ واقعہ بیان ہوا، جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے کہ ملکہ بلقیس رَحمۃُ اللہِ علیہا، جو پہلے غیر مسلمہ تھیں، سُورج کی پُوجا کیا کرتی تھیں، مُلکِ یمن کی ملکہ (**Queen**) تھیں، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کو جب اس کے متعلق خبر ہوئی تو آپ نے اسے خط لکھا اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، اب حضرت ملکہ بلقیس رَحمۃُ اللہِ علیہا اسلام قبول کرنے کی نِیّت سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کی طرف روانہ ہوئیں، ملکہ بلقیس رَحمۃُ اللہِ علیہا کا ایک تخت تھا، انہوں نے وہ 7 محلّات میں سے سب سے پچھلے محل میں رکھا، ساتوں کے 7 دروازوں پر تالے (**Locks**) لگوا دیئے۔ ملکہ بلقیس کا لشکر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام سے تقریباً 3 مِیْل کے فاصلے (**Distance**) پر تھا، اس وقت حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام نے اپنے درباریوں سے فرمایا: کون ہے جو ملکہ بلقیس کا تخت یہاں لے آئے؟ ایک جِنّ نے کہا: میں دربار کا وقت ختم ہونے سے پہلے حاضِر کر دوں گا۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: میں اس سے بھی جلدی چاہتا ہوں، اب حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا:

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ (پارہ:19، النمل:40)	ترجمہ کنزُالعِرفان: کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! پھر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلام نے آنکھ جھپکا کر دیکھا تو تخت آچکا تھا۔[1]

اللہ! اللہ! یہ ہے وَلِیُّ اللہ کی کرامت...!! میلوں دُور کا فاصلہ... کئی کلو وزنی تخت... حضرت آصَف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دربارِ شاہی میں ہیں، آپ نے پلک جھپکنے کی دیر میں

[1]... تفسیرِ صراط الجنان، پارہ:19، النمل، زیرِ آیت:22-40، جلد:7، صفحہ:193-203 ملتقطاً۔

تخت حاضِر کر دیا، اس سے معلوم ہوا؛ اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے لئے زمین سمیٹ دی جاتی ہے، ان کے لئے فاصلے فاصلے نہیں رہتے، یہ سینکڑوں کلومیٹر کا فاصلہ لمحہ بھر میں طَے کر لیا کرتے ہیں، یہ بھی کرامت ہے اور یہ کرامت کہاں ذِکْر ہوئی؟ قرآنِ کریم میں۔

امام سیوطی حج پر کیسے پہنچے...؟

الحمدللہ! اس اُمّت کے بھی کئی اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے ایسی کرامات کا ظُہور ہوا ہے۔ مثال کے طَور پر امام جَلَالُ الدِّیْن سُیُوطی شَافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے دور کے بہت بڑے امام، بہت بڑے عالِمِ دِین ہیں۔ آپ کے خادِم محمد بن علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز امام سُیُوطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے فرمایا: اگر میرے مرنے سے پہلے تم میرا راز (**Secret**) ظاہِر نہ کرو تو آج عصر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھنے کا ارادہ ہے۔ میں نے عرض کیا: جی! ٹھیک ہے (یعنی میں راز ظاہِر نہیں کروں گا)۔ چنانچہ امام سیوطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: آنکھیں بند کر لو! میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ ہم تقریباً 27 قدم چلے تھے کہ فرمایا: اب آنکھیں کھول دو! میں نے آنکھیں کھولیں تو ہم مکہ مکرمہ میں جنّتُ الْمَعْلٰی کے دروازے پر تھے، پھر ہم نے اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت خدیجۃُ الْکُبْریٰ رَضِیَ اللہُ عنہا کے مزارِ پاک کی زیارت کی، پھر حرمِ پاک میں پہنچے، طواف کیا، زَم زَم شریف پیا، پھر مقامِ ابراہیم کے قریب بیٹھے رہے، پھر عصر کی نماز پڑھی، یہ سب کچھ کر لینے کے بعد امام سُیُوطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے (یعنی اپنے خادِم محمد بن علی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو) فرمایا: اگر چاہو تو میرے ساتھ واپس چلو، ورنہ حاجیوں کے ساتھ آجانا۔ میں نے عرض کیا: حضور کے ساتھ ہی چلوں گا۔ چنانچہ ہم جنّتُ الْمَعْلٰی کے دروازے تک آئے، امام سیوطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آنکھیں بند کر لو۔

میں نے آنکھیں بند کر لیں، تھوڑی دیر کے بعد فرمایا: آنکھیں کھول دو! میں نے آنکھیں کھولیں تو ہم واپس مِصر (Egypt) پہنچ چکے تھے۔ (1)

ہر جمعرات بریلی سے مدینے کا سفر

ہمارے آقا، اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر جمعرات (Thursday) کو بریلی سے مدینۂ مُنَوَّرہ تشریف لے جایا کرتے تھے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا جمیلِ رضوی کے بیٹے مولانا حمید الرحمٰن رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں چھوٹا بچہ تھا، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مجھ سے بھی اور ہر بچے سے **آپ** کہہ کر گفتگو فرماتے تھے۔ ڈانٹنا، جھاڑنا اور تو تکار آپ کے مزاج مبارک میں نہیں تھا۔ ایک جمعرات کو میں بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر پر حاضِر تھا، کوئی صاحِب ملنے آئے۔ یہ وقت عام ملاقات کا نہیں تھا لیکن وہ ضِد پر تھے کہ میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملنا ہی ملنا ہے۔ چنانچہ میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خاص کمرے میں پیغام دینے چلا گیا۔ مگر کمرے میں تو کیا پُورے مکان میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کہیں نظر نہیں آئے۔ ہم حیران تھے کہ آخر کہاں گئے، اسی شش و پنج میں سب کھڑے تھے کہ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اچانک اپنے کمرۂ خاص سے باہَر تشریف لائے۔ سب حیران رہ گئے اور پوچھنے لگے کہ جب ہم نے تلاش کیا تو آپ کہیں نظر نہیں آئے، اب آپ کمرے ہی سے باہَر تشریف لائے ہیں، اس میں کیا راز ہے۔ لوگوں کے بار بار پوچھنے پر فرمایا: الحمد للہ! میں ہر

1 ... اَلْکَوَاکِبُ السَّائِرَہ باعیان المائۃ العاشرۃ، جلد: 1، صفحہ: 229 ملتقطًا۔

جمعرات کو اس وقت اپنے اسی کمرے سے مدینۂ منورہ حاضِری دینے جاتا ہوں۔[1]

جہاں سے چاہیں مدینے کو جا نکلتے ہیں
ہمیں زمیں پہ سفر کی اجازت ایسی ہے

غیر مسلم کو کلمہ پڑھا کر اَبدال بنا دیا

ایسے ہی حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ !! وہ تو ولیوں کے سردار ہیں، ان کی تو شان ہی نِرالی ہے۔ شیخ ابو حسن بغدادی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: میں رات بھر جاگتا رہتا تاکہ کسی وقت حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی خدمت بجا لاؤں، ایک رات میں نے دیکھا: حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ مکان سے باہر تشریف لائے، میں نے پانی کا لوٹا حاضر کیا، آپ نے ادھر توجہ نہ فرمائی اور دروازے کی طرف تشریف لے گئے، دروازہ خود بخود کھل گیا، آپ تشریف لے چلے، میں بھی پیچھے پیچھے ہو لیا، غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ شہرِ بغداد سے باہَر تشریف لے آئے، **ابھی چند قدم ہی چلے تھے کہ ایک شہر نظر آیا،** میں نے وہ شہر پہلے نہیں دیکھا تھا۔ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اس شہر میں داخل ہوئے اور ایک مکان میں تشریف لے گئے، وہاں 6 شخص بیٹھے تھے، انہوں نے کھڑے ہو کر آپ کی تعظیم کی اور سلام عرض کیا، اس مکان کے ایک کونے سے کچھ رونے اور کراہنے کی آواز آرہی تھی، تھوڑی دیر میں وہ آواز بند ہو گئی، اتنے میں ایک شخص آیا اور اس مکان کے کونے میں جا کر ایک میّت (**Dead Body**) کو کندھے پر رکھ کر باہر چلا گیا۔ پھر ایک شخص کو حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی خِدمت میں پیش کیا گیا، اس کی مونچھیں بڑی بڑی، سَر ننگا تھا اور ظاہِری حلیے

---

1 ...بریلی سے مدینہ، صفحہ:2-3 خلاصۃً۔

سے کوئی کافِر لگ رہا تھا۔ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس شخص کو کلمہ شہادت پڑھا کر مسلمان کیا، پھر اس کے سر اور مونچھوں کے بال کٹوائے، ٹوپی پہنائی اور مُحَمَّد نام رکھا۔ پھر باقی 6 لوگ جو پہلے سے وہاں موجود تھے، ان سے فرمایا: **ہم نے اُس ساتویں کی جگہ اس کو مُقَرَّر کیا۔** یہ فرماکر غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ باہر تشریف لائے، **پھر چند قدم ہی چلے تھے کہ بغداد پہنچ گئے۔** میں بھی پیچھے پیچھے ہی تھا۔ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مکانِ عالی شان میں تشریف لے گئے اور میں مدرسے میں چلا گیا۔

میں حیران تھا کہ یہ کیا واقعہ ہے؟ وہ شہر کون تھا؟ میّت کس کی تھی؟ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کسے کلمہ پڑھایا؟ رات اسی فِکْر میں کٹ گئی۔ صبح کو جب میں حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے پڑھنے بیٹھا تو رُعب کے مارے زبان نہ کھلی۔ حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹا! پڑھتے کیوں نہیں؟ میں نے عرض کیا: حضور! رات کا واقعہ کیا تھا؟ مجھے اس سے آگاہ فرمائیے! حضور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: وہ (اِیْران کا ایک شہر) **نَہاوَنْد** تھا اور وہ 6 شخص وقت کے اَبدال تھے اور جس کی تم نے کراہنے کی آواز سُنی وہ ساتویں اَبدال تھے، ان کی نَزْع کا وقت تھا، پھر ان کا انتقال ہو گیا۔

اور وہ شخص جسے میں نے کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا، وہ قُسْطُنْطِیْنِیَّہ کا رہنے والا ایک غیر مسلم تھا، میں نے اسے مسلمان کر کے ساتویں ابدال کی جگہ مُقرر کر دیا۔ پھر فرمایا: **اے ابو حسن! جب تک میں زندہ ہوں یہ واقعہ کسی سے نہ کہنا۔**[1]

منہ لگاتا نہیں دُنیا میں جسے کوئی بھی | بالیقیں اس کے طرفدار ہیں غوثِ اعظم!

---

1 ... بَہْجَۃُ الْاَسْرَار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا...الخ، صفحہ: 138 ملتقطاً۔

کھوٹے سکّے جہاں چل جاتے ہیں وہ ہے بغداد	واں نِکمّوں کے خریدار ہیں غوثِ اعظم!
ہو کرم! حسنِ عمل آہ! نہیں ہے کوئی	نہ وظائف ہیں نہ اذکار ہیں غوثِ اعظم![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

احادیث میں کرامات کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! اس ساری گفتگو سے معلوم ہوا؛ کرامت حق ہے، اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کو، اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کو یہ شان عطا فرماتا ہے کہ ان سے کرامات کا ظُہور ہوتا ہے، قرآنِ کریم میں بھی کئی کرامات کا ذِکْر موجود ہے، ایسے ہی حدیثِ پاک کی مشہور اور سب سے معتبر کتابوں **بخاری شریف** اور **مسلم شریف** میں بھی کئی کرامات کا ذِکْر موجود ہے۔ خُود ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو پچھلی اُمّتوں کے ولیوں کی کرامات سُنائیں۔ آیئے! حُصُولِ برکت کے لئے اَحادِیث میں بیان ہونے والی چند کرامات بھی سُن لیتے ہیں:

بچہ بول اُٹھا

حدیثِ پاک میں جُرَیج راہِب کی کرامت کا ذِکْر ہے، حضرت جُریج پچھلی اُمّتوں میں ایک وَلی تھے، ایک مرتبہ کسی بدکار عورت نے ان پر گندا الزام لگایا اور اپنے ناجائِز بچے کے متعلق کہا کہ یہ جُرَیج رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیٹا ہے، اس پر حضرت جُرَیج رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس بالکل ننھے بچے سے فرمایا: بیٹا! بتاؤ! تمہارا والِد کون ہے؟ وہ بچہ جسے پیدا ہوئے ابھی کچھ ہی گھنٹے ہوئے تھے، اُس نے بول کر بتایا کہ میرا والِد فُلاں ہے۔[2]

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:560-561 ملتقطاً۔
2 ...الادب المفرد، باب دعوۃ الوالدین، صفحہ:23، حدیث:33 خلاصۃً۔

یہ حضرت جُرَیْج رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی کرامت تھی، جو ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمائی اور امام بخاری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اسے اپنی کتاب میں ذِکْر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللهِ علیہم سے کرامات ظاہِر ہونا بھی حق ہے اور اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللهِ علیہم کی کرامات سنانا، لوگوں کو بتانا ہمارے پیارے اللہ کریم کا بھی طریقہ ہے اور ہمارے محبوبِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا بھی مبارَک انداز ہے۔

الحمد للہ! اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللهِ علیہم کی کرامات سننے سنانے سے دِلوں میں ان کی محبّت بڑھتی ہے اور اس پاکیزہ ایمانی محبّت کی برکت سے قبر میں، حشر میں، قیامت کے دِن امن ملتا اور دِل میں ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللهِ علیہم کے ساتھ گہری محبّت بھی کیا کریں، ان کی سیرت بھی پڑھتے رہا کریں، ان کی کرامات، ان کے ایمان افروز واقعات پڑھ کر، سُن کر ایمان تازہ کرتے رہا کریں۔

اَوْلیائے کرام سے مدد مانگنا کیسا...؟

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللهِ علیہم کو کرامات عطا کی جاتی ہیں، ایسے ہی انہیں مخلوق کا مددگار بھی بنایا جاتا ہے، یہ بھی اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللهِ علیہم کی ایک کرامت ہے کہ اللہ پاک کے یہ محبوب بندے مدد کے لئے پُکارنے والوں کی صدا سنتے اور ان کی مدد کو پہنچتے ہیں۔ بعض لوگ اس حوالے سے شیطانی وسوسوں کا شِکار ہوتے ہیں، مثلاً وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ پاک مدد کرنے پر قادِر ہے تو پھر غوثِ پاک یا کسی اور بزرگ سے کیوں مدد مانگیں؟ جواباً عرض ہے کہ یہ شیطان کا خطرناک ترین وار ہے اور اس

طرح شیطان نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ (***Mislead***) کر دیتا ہے۔ حالانکہ اللہ پاک نے کسی غیر سے مدد مانگنے سے منع ہی نہیں فرمایا بلکہ قرآنِ کریم میں جگہ جگہ اللہ پاک نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اجازت دی ہے۔ ویسے بھی غوثِ پاک یا کسی اور بزرگ کا مدد فرمانا **غیر اللہ کی مدد** ہے ہی نہیں، یہ اللہ پاک ہی کی مدد ہے، غوثِ پاک بھی مدد فرماتے ہیں تو اپنی طاقت سے نہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے مدد فرماتے ہیں۔ دیکھئے! غزوۂ بدر کے موقع پر اللہ پاک نے فِرشتوں کو مدد کے لئے بھیجا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاؕ (پارہ:9، الانفال:12)	تَرجَمۂ کَنْزُالْعِرْفان: یاد کرو اے حبیب! جب تمہارا رَبّ فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔

یہاں دیکھئے! فرشتے بھی غیرُ اللہ ہیں، اللہ پاک نے خُود فرشتوں کو فرمایا: اے فرشتو! ایمان والوں کو ثابِت قدم رکھو! میں تمہارے ساتھ ہوں۔

غور فرمایئے! اللہ پاک نے فرشتوں کو بھیجا، اللہ پاک چاہتا تو فرشتوں کے بغیر ہی مدد فرماتا، اللہ پاک چاہتا تو کافِر اپنے گھروں ہی میں اوندھے ہو جاتے، میدانِ بدر میں آ ہی نہ سکتے مگر اللہ پاک نے فرشتوں کو بھیجا، کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ ہے، وہ رَبّ ہے، وہ قُدرتوں والا ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی اس سے پوچھنے کی ہِمَّت نہیں کر سکتا۔

پھر غور فرمایئے! غزوۂ بدر میں مدد کرنے کون آیا؟ فرشتے آئے لیکن اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ (پارہ:4، آلِ عمران:123)	تَرجَمۂ کَنْزُالْعِرْفان: اور بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی۔

مدد کرنے آئے کون؟ فرشتے۔ اللہ پاک کیا فرماتا ہے؟ اللہ نے مدد کی۔ **معلوم ہوا!** اللہ پاک کے مُقَرّب بندے، اللہ پاک کی عطا سے، اللہ پاک کی دِی ہوئی طاقت سے مدد کریں تو یہ مدد غیرُ اللہ کی مدد نہیں **بلکہ یہ اللہ پاک ہی کی مدد ہے** جو وہ اپنے بندوں کے ذریعے سے کرواتا ہے۔

بندوں سے مدد کی ترغیب

حدیثِ پاک میں بندوں سے مدد مانگنے کی باقاعِدہ ترغیب موجود ہے، 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سنئے! **(1):** میرے رَحْم دل اُمّتیوں سے حاجتیں مانگو رزق پاؤ گے۔[1] **(2):** بھلائی اور اپنی حاجتیں اچّھے چہرے والوں سے مانگو۔[2]

(3): جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا راہ بھول جائے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم (یعنی یار و مددگار) نہیں تو اُسے چاہئے یوں پکارے: **یَاعِبَادَاللّٰہِ اَغِیْثُوْنِیْ، یَاعِبَادَاللّٰہِ اَغِیْثُوْنِیْ** اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ کہ اللہ (پاک) کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔[3]

عظیم مُحَدِّث، شارحِ صحیح مسلم، علّامہ نَوَوِی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُود مجھے اس حدیث شریف کا تجربہ ہوا ہے، ہم چند لوگ ایک مرتبہ کہیں سَفَر پر تھے، ہمارا جانور ہم سے چھوٹ کر بھاگ گیا، ہم نے اسے پکڑنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہے، اس وقت میں نے یونہی پُکارا: اے اللہ پاک کے بندو! میری مدد کرو! بس اتنا کہنا تھا کہ وہ جانور رُک

---

1 ... جامع صغیر، صفحہ: 72، حدیث: 1106۔
2 ... معجمِ کبیر، جلد: 5، صفحہ: 271، حدیث: 10947۔
3 ... معجمِ کبیر، جلد: 7، صفحہ: 48، حدیث: 13737۔

گیا اور ہم اسے پکڑ کر آگے روانہ ہو گئے۔[1]

بہر حال **پیارے اسلامی بھائیو!** مصیبت آئے، پریشانی آئے، کوئی مشکل ہو، حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پُکارنے، آپ سے مدد مانگنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ صدیاں گزر گئیں، بڑے بڑے اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم، عُلَمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دوسرے بزرگوں کو اللہ پاک کی مدد کا مظہر سمجھ کر انہیں پُکارتے، ان سے مدد مانگتے آئے ہیں اور الحمدللہ! بارہا کا تجربہ ہے کہ اللہ والوں سے مدد چاہیں تو یہ مدد فرماتے ہیں۔

اللہ پاک ہم سب کو اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے محبّت کرنے، ان کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے، اَوْلیائے کرام کی شان و عظمت پر ایمان رکھنے، ان کا ادب کرنے، ان کی بے ادبی سے بچنے اور ان کے رستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اعمال

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک **دعوتِ اسلامی فیضانِ غوثِ پاک** ہے، فیضانِ خواجہ و رضا بلکہ فیضانِ اَوْلیا ہے، اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی مبارَک تعلیمات سیکھنے، ان کے نقشِ سیرت سے روشنی لے کر اپنی زِندگی چمکانے، سینہ مدینہ بنانے یعنی پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت اور سنتوں پر عَمَل کا جذبہ بڑھانے کے لئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں

---

1 ... اذکار للنووی، کتاب اذکار المسافر، باب مایقول انفلتت دابتہ، صفحہ: 415۔

نصیب ہوں گی۔12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام:**نیک اعمال** بھی ہے۔

اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ (پ28،الحشر:18)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔

سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عقل مند وہ ہے جو اپنا مُحَاسَبَہ اور مرنے کے بعد کے لئے عَمَل کرے[1] اپنی اِصْلاح کرنے اور خود کو شیطان سے بچانے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہم اپنی عادات، اپنے کردار اور اپنے اَعْمال کا جائزہ لیا کریں۔

دورِ حاضِر میں امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنا جائزہ لینے کا آسان طریقہ دیا ہے: **رسالہ نیک اَعْمال** (مبلغ کو چاہیے کہ نیک اَعْمال کا رسالہ پاس رکھے اور دِکھا بھی دے) بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کے لئے **نیک اَعْمال رسالے** میں 72 سوال جواب لکھے ہیں ہر سوال کے نیچے 30 خانے ہیں روزانہ سوال پڑھ کر اپنا جائزہ لینا ہوتا اور خانے بھرنے ہوتے ہیں دُرُست اسلامی زِندگی گزارنے کا یہ بہترین نسخہ ہے اس کے ذریعے نہ جانے کتنوں کی اِصْلاح ہو چکی ہے **آپ بھی یہ رسالہ خریدیئے!** روزانہ اپنا جائزہ لیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت فائدہ ہو گا اَخْلاق سَنْوریں گے کردار اچھا ہو گا عادات بہتر ہوں گی نیکیوں پر استقامت ملے گی گُنَاہوں سے نفرت ہو گی دِل روشن ہو گا محبّتِ اِلٰہی نصیب ہو گی عشقِ رسول میں اِضَافہ ہو گا روحانیت ملے گی اور فِکْرِ آخرت نصیب ہو گی۔نیک اَعْمَال(***Naik Amaal***)نامی

---

1 ...ترمذی، ابواب صفة القیامة، صفحہ:583، حدیث:2459۔

موبائل اپلی کیشن بھی موجود ہے، چاہیں تو اپنے موبائل میں یہ اپلی کیشن انسٹال کر لیجئے! اور روزانہ وقت مُقرَّر کرکے اس کے خانے فِل کرنے کی نِیّت کر لیجئے!

آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

پورا گھرانہ سُدھر گیا

ضلع اٹک (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، مَیں گُناہوں سے بھرپُور زندگی گزار رہا تھا، فلمیں دیکھنا، آوارہ گردی کرنا، نمازیں قضا کرنا وغیرہ میرے معمولات میں شامِل تھا، ایک مرتبہ ہمارے علاقے میں عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ آیا، ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے مجھے مغرب کی نماز پڑھنے اور بیان میں شرکت کی دعوت دی، میری خوش نصیبی کہ میں اُن کے ساتھ مسجد میں چلا گیا، بعدِ مغرب بیان سُن کر بڑا لطف آیا، بیان کے آخر میں مبلغ نے **نیک اعمال** رسالے کا تعارُف(***Introduction***) کروایا، رسالہ **نیک اَعْمال** میں دَرْج نیکیوں بھری زِندگی گزارنے کے مدنی پھول دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی، اس رسالے کی صُورت میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اِصْلاحِ اُمَّت کے لئے کُڑھن دیکھ کر مَیں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کے لئے نام دے دیا اور عطّاری بَن گیا، وقت کے ولئ کامِل سے نسبت کیا ہوئی، دِل گُناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا، مَیں نے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو دِل و جان سے اپنا لیا، اس کی برکت سے میرے اَخلاق سَنْوَرنے لگے، میری اس تبدیلی کا میرے گھر والوں پر بھی اچھا اَثر ہوا، الحمد للہ! آہستہ آہستہ پورا گھرانہ ہی قادری، رضوی، عطّاری ہو گیا، گھر میں نمازوں کی پابندی شروع ہو گئی، فلمیں ڈرامے، گانے باجے بند ہو گئے اور گُناہوں

بھرے چینلز کی جگہ مدنی چینل چلنے لگ گیا۔

مَدنی اِنعامات کی ہو ریل پیل | نیک ہو اُمَّت اے نانائے حسین[1]

نوٹ: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مدنی انعامات کو اب **نیک اَعْمَال** کہا جاتا ہے۔

اسلامک اِی بُکْ ایپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے اسلامک ای بک ایپلی کیشن متعارف کروائی گئی ہے،اس ایپلی کیشن میں یہ بہترین آپشنز (Options) موجود ہیں: ❀ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ تقریباً تمام ہی کتب و رسائل (تقریباً 38 زبانوں میں) اس ایپلی کیشن کا حصہ ہیں ❀ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے تحریری بیانات ❀ مدنی ماہانہ مشوروں کے مدنی پھول اور مدنی مذاکرے کے سوال جواب (مختصراً) بھی اس ایپلی کیشن میں شامل کیے جاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:258۔

2 ...تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: تمام سرموں میں بہتر سرمہ اِثْمِد ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! پتھر کا سرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں ہے اور سیاہ سرمہ یا کاجَل بقصدِ زینت (یعنی خوبصورتی کی نیت سے) مَرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں، سرمہ رات کو سوتے وقت استعمال کرنا سنّت ہے ❀ سرمہ استعمال کرنے کے 3 منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: **(1):** کبھی دونوں آنکھوں میں 3، 3 سلائیاں **(2):** کبھی سیدھی آنکھ میں 3 سلائیاں اور اُلٹی آنکھ میں 2، **(3):** تو کبھی دونوں آنکھوں میں 2، 2 اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! تینوں طریقوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

اے عاشقانِ رسول! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سب سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی، پھر اُلٹی آنکھ میں سرمہ لگایئے۔[2]

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے! | جو نقشِ پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں[3]

مختلف سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید

---

1 … ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، صفحہ:566، حدیث:3497۔

2 … 550 سنّتیں اور آداب، صفحہ:38۔

3 … سامانِ بخشش، صفحہ:147۔

فرمایئے اور پڑھئے، سُنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفٰے اور خوفِ خُدا | چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
عِلْم حاصِل کرو، جَہل زائل کرو | پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو[1]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[2]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 669 ملتقطاً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴾3﴿ رَحْمت کے ستّر(70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴾4﴿ چھ(6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا

---

1 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
2 ... قَوْلُ البَدِیْع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
3 ... اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجِب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

---

1. ...قَوْلُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
2. ...التر غیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
3. ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔
4. ...تاریخِ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔